نظم

نظم کے لغوی معنی، انتظام وترتیب یا آرائش، کے ہیں، عام مفہوم میں یہ لفظ نثر کے مد مقابل کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ اور اس سے مراد پوری شاعری ہوتی ہے اس میں وہ تمام اصناف اور اسالیب شامل ہوتے ہیں جو ہیئت کے اعتبار سے نثر نہیں ہیں، اصطلاحی معنوں میں غزل کے علاوہ تمام شاعری کو 'نظم' کہتے ہیں۔

عام طور پر نظم کا ایک مرکزی خیال ہوتا ہے جس کے گرد پوری نظم کا تانا بانا بنا جاتا ہے۔ خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک خصوصیت ہے۔ یہ ارتقا طویل نظموں میں زیادہ واضح ہوتا ہے جب کہ مختصر نظموں میں ارتقا واضح نہیں ہوتا ہے اور اکثر و بیشتر ایک تاثر کی شکل میں ابھرتا ہے۔

نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ موضوعات کی۔ چناں چہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں نظمیں اور آزاد و معرا نظمیں بھی لکھی گئی ہیں۔ اس طرح کوئی بھی موضوع نظم کا موضوع ہو سکتا ہے۔

ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں:

ا۔ پابند نظم : پابند نظم ہم ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترکیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی جاتی ہے۔ نئے انداز کی ایسی نظمیں بھی، جن کے بندوں کی ساخت مروجہ ہیئتوں سے مختلف ہو یا جن کے مصرعوں میں قافیوں کی ترتیب مروجہ اصولوں کے مطابق نہ ہو، لیکن ان کے تمام مصرعے برابر کے ہوں اور ان میں قافیے کا کوئی نہ کوئی التزام پایا جائے، پابند نظم کہلاتی ہے۔

نظم معرا: نظم معرا ایسی نظم کو کہا جاتا ہے جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو۔ نظم معرا کو نظم عاری بھی کہا جاتا ہے۔

آزاد نظم: آزاد نظم ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں قافیے اور ردیف کی پابندی نہیں ہوتی اور اس کے ارکان بحر کم یا زیادہ ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہو سکتے ہیں۔

نثری نظم : نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ اس میں نہ تو ردیف اور قافیے کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی بحر اور وزن کی۔

خواجہ الطاف حسین حالی

پورا نام خواجہ الطاف حسین تھا اور تخلص حالؔی کرتے تھے۔ ان کی پیدائش 1837ء میں ضلع کرنال کی مشہور جگہ پانی پت میں ہوئی۔ خواجہ ایزد بخش ان کے والد کا نام تھا۔ نو برس کی عمر میں یتیم ہوگئے۔ ان کے بڑے بھائی خواجہ امداد حسین نے ان کی پرورش کی۔ پانی پت کے مشہور حافظ ممتاز حسین کی نگرانی میں قرآن شریف حفظ کیا۔ حالؔی کی باضابطہ تعلیم نہیں ہوئی لیکن انھوں نے کچھ فارسی سید جعفر علی سے اور عربی صرف ونحو میں تعلیم حاجی ابراہیم حسین سے حاصل کی۔ ان کی شادی سترہ برس کی عمر (1854ء) میں اپنے ماموں میر باقر کی صاحب زادی اسلام النسا سے ہوئی۔ حالؔی کے معاشی حالات خراب تھے۔ انھوں نے دلی آکر بے سروسامانی کے عالم میں علم حاصل کرنا شروع کیا۔ یہاں ان کی ملاقات غالب سے ہوئی۔ انھوں نے اپنی کچھ غزلیں غالب کو دکھائیں۔ غالب نے ان کی حوصلہ افزائی کی۔ اس وقت ان کا تخلص خستہ تھا۔

حالؔی 1856ء میں معاش کی تلاش میں نکلے اور انھیں ہسار میں معمولی تنخواہ پر ڈپٹی کمشنر کے دفتر میں جگہ ملی۔ کچھ دنوں کے بعد حالؔی پھر دلی آئے یہاں نواب مصطفےٰ خاں شیفتہ سے ان کی ملاقات ہوئی۔ انھوں نے ان سے متاثر ہوکر اپنے بچوں کی اتالیقی ان کے سپرد کی۔ شیفتہ کے انتقال کے بعد پنجاب گورنمنٹ بک ڈپو میں ملازم ہوئے۔ حالؔی کی نظموں سے اردو میں نظم جدید کی راہ ہموار ہوئی۔ انھوں نے دلی کے اینگلو عربک اسکول میں تدریسی فرائض بھی انجام دیئے۔ حالؔی نے پانی پت میں ایک لائبریری بھی قائم کی۔

مولانا حالؔی اپنے دور کے ممتاز تنقید نگار اور شاعر کی حیثیت سے شہرت یافتہ ہیں۔ انھوں نے اردو میں تنقید نگاری کو باضابطہ ایک صنف ادب کی طرح متعارف کرایا۔ ان کی کتاب 'مقدمہ شعروشاعری' اردو میں باقاعدہ تنقید نگاری کی پہلی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ یہ تصنیف دراصل وہ مقدمہ ہے جو انھوں نے اپنے اہم شعری کارنامے 'مسدس حالؔی' کے پیش لفظ کے طور پر لکھا تھا۔ مسدس حالؔی 'مدوجزر اسلام' کے نام سے بھی مشہور ہے۔ یہ مسدس سرسید کی اصلاحی تحریک کے نتیجہ میں تخلیق کیا گیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ خود سرسید نے اس کی خوب تعریف کی ہے۔

حالؔی نے نثر وشاعری کے دوسرے شعبوں میں بھی اہم کارنامے انجام دیئے ہیں۔ غزل گوئی اور نظم نگاری کے ارتقاء میں بھی ان کی اہم خدمات رہی ہیں۔ انھوں نے سرسید کی سوانح بہ عنوان 'حیات جاوید' اور غالب کی سوانح بہ عنوان 'یادگار غالب' لکھ کر سوانح نگاری کی بھی ایک مضبوط روایت قائم کردی ہے۔ 31 دسمبر 1914 کو حالؔی کا انتقال ہوا اور پانی پت میں دفن ہوئے۔

مسدّس حالی

کسی قوم کا جب الٹتا ہے دفتر　　تو ہوتے ہیں مسخ ان سے پہلے تونگر
کمال ان میں رہتے ہیں باقی نہ جوہر　　نہ عقل ان کی ہادی نہ دین ان کا رہبر
نہ دنیا میں ذلت نہ عزت کی پروا
نہ عقبیٰ میں دوزخ نہ جنت کی پروا

نہ مظلوم کی آہ و زاری سے ڈرنا　　نہ مفلوک کے حال پر رحم کرنا
ہوا و ہوس میں خودی سے گزرنا　　تعیش میں جینا نمائش پہ مرنا
سدا خواب غفلت میں بے ہوش رہنا
دم نزع تک خود فراموش رہنا

پریشان اگر قحط سے اک جہاں ہے　　تو بے فکر ہیں کیونکہ گھر میں سماں ہے
اگر باغ امت میں فصل خزاں ہے　　تو خوش ہیں کہ اپنا چمن گلفشاں ہے
بنی نوع انساں کا حق ان پہ کیا ہے
وہ اک نوع نوع بشر سے جدا ہے

کہاں بندگان ذلیل اور کہاں وہ　　بسر کرتے ہیں بے غم قوت ناں وہ
پہنتے نہیں جز سمور و کتاں وہ　　مکاں رکھتے ہیں رشک خلد و جناں وہ
نہیں چلتے وہ بے سواری قدم بھر
نہیں رہتے بے نغمہ و ساز دم بھر

یہ پہلا سبق تھا کتاب ہدیٰ کا　　کہ ہے ساری مخلوق کنبہ خدا کا
وہی دوست ہے خالق دوسرا کا　　خلائق سے ہے جس کو رشتہ ولا کا

یہی ہے عبادت یہی دین و ایماں
کہ کام آئے دنیا میں انساں کے انساں

عمل جن کا تھا اس کلام متیں پر — وہ سرسبز ہیں آج روئے زمیں پر
تفوق ہے ان کو کہین مہیں پر — مدار آدمیت کا ہے اب انھیں پر

شریعت کے جو ہم نے پیماں توڑے
وہ لے جا کے سب اہلِ مغرب نے جوڑے

عروج ان کا جو تم عیاں دیکھتے ہو — جہاں میں انہیں کامراں دیکھتے ہو
مطیع ان کا سارا جہاں دیکھتے ہو — انھیں برتر از آسماں دیکھتے ہو

یہ ثمرے ہیں ان کی جوانمردیوں کے
نتیجے ہیں، آپس کی ہمدردیوں کے

لفظ و معنی

مسخ — بگڑنا، خراب ہونا
تونگر — مالدار
ہادی — راستہ بتانے والا
عقبٰی — آخرت
مفلوک — پریشاں حال، غریب
تعیش — عیش پسندی
نزع — موت کا وقت
بنی نوع انساں — انسانوں کی جماعت
سمور — لومڑی کی کھال کا لباس، قیمتی لباس
کتاں — ایک قیمتی کپڑا
خلد — جنت

جناں - جنت

خلائق - خلق کی جمع، مخلوقات

ولا - دوستی، محبت

کلامِ متین - طاقت ور کلام (قرآن کریم)

تفوق - برتری

کہین و مہین - جمع ہے کہ و مہ (کہتر و مہتر) بہ معنی چھوٹے بڑے لوگ

مدار - انحصار

کامران - کامیاب، فتح مند، فاتح

مطیع - فرماں بردار

آپ نے پڑھا

- زیر نصاب نظم خواجہ الطاف حسین حالؔی کی مسدس حالی سے ماخوذ ہے۔
- یہ الگ سے کوئی نظم نہیں ہے بلکہ فکری تسلسل کا لحاظ کرتے ہوئے مسدس حالی کے چند بندوں کو ترتیب دے کر نظم کی شکل دے دی گئی ہے۔
- مسدس حالی مسلمانوں کے عروج و زوال کی منظوم داستان ہے جو سرسید کی فرمائش پر حالؔی نے تصنیف کی۔
- زیر نصاب نظم کے اشعار میں شاعر نے ملت کے نوجوانوں کی غفلت اور بے حسی کا رونا رویا ہے۔ ساتھ ہی نوجوانوں کو راہ راست پر لانے کا حل بھی نکالا ہے اور مسلم نوجوانوں کو مخاطب کرکے بہت ہی سبق آموز نصیحتیں کی ہیں۔ نظم میں شاعر کا واعظانہ پہلو نمایاں ہے۔

آپ بتائیے

1. سرسید کی فرمائش پر حالؔی نے کون سی کتاب لکھی؟
2. مسدس حالی کا دوسرا مشہور نام کیا ہے؟
3. مسدس حالی کس کی تجویز پر تخلیق کیا گیا؟
4. حالؔی کا پورا نام کیا ہے؟

5. حالیؔ کی پیدائش کب اور کہاں ہوئی؟

مختصر گفتگو

1. حالیؔ کی کون سی تصنیف لوگوں کو زبانی یاد تھی؟
2. حالیؔ کی دو مشہور سوانحی کتابوں کا نام بتائیے۔
3. حالیؔ نے لائبریری کہاں قائم کی؟

تفصیلی گفتگو

1. حالیؔ نے مسدس میں مسلمانوں کے عروج و زوال کا نقشہ پیش کیا ہے۔ تفصیل سے اس پر روشنی ڈالیے۔
2. حالیؔ کی حیات و خدمات پر اپنے خیالات قلم بند کیجیے۔

آئیے، کچھ کریں

1. متذکرہ بالا بندوں میں سے پانچویں اور چھٹے بندوں کا مفہوم بیان کیجیے۔

ABDEL SOLUTIONS ABSOL PATNA